

## عہد نامہ (۲۷)

## (۲۷) وَمِنْ عَهْدِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

محمد ابن ابی بکر رضی اللہ عنہ کے نام جب انہیں مصر کی حکومت سپرد کی:

لوگوں سے تواضع کے ساتھ ملنا، ان سے نرمی کا برتاؤ کرنا، کشادہ روئی سے پیش آنا اور سب کو ایک نظر سے دیکھنا، تاکہ بڑے لوگ تم سے اپنی ناحق طرف داری کی امید نہ رکھیں اور چھوٹے لوگ تمہارے عدل و انصاف سے ان (بڑوں) کے مقابلہ میں ناامید نہ ہو جائیں۔ کیونکہ اے اللہ کے بندو! اللہ تمہارے چھوٹے بڑے، کھلے ڈھکے اعمال کی تم سے باز پرس کرے گا اور اس کے بعد اگر وہ عذاب کرے تو یہ تمہارے خود ظلم کا نتیجہ ہے اور اگر وہ معاف کر دے تو وہ اس کے کرم کا تقاضا ہے۔

خدا کے بندو! تمہیں جاننا چاہیے کہ پرہیزگاروں نے جانے والی دنیا اور آنے والی آخرت دونوں کے فائدے اٹھائے۔ وہ دنیا والوں کے ساتھ ان کی دنیا میں شریک رہے، مگر دنیا دار ان کی آخرت میں حصہ نہ لے سکے۔ وہ دنیا میں بہترین طریقہ پر رہے اور اچھے سے اچھا کھایا اور اس طرح وہ ان تمام چیزوں سے بہرہ یاب ہوئے جو عیش پسند لوگوں کو حاصل تھیں اور وہ سب کچھ حاصل کیا کہ جو سرکش و متکبر لوگوں کو حاصل تھا۔ پھر وہ منزل مقصود پر پہنچانے والے زاد کا سر و سامان اور نفع کا سودا کر کے دنیا سے روانہ ہوئے۔ انہوں نے دنیا میں رہتے ہوئے ترک دنیا کی لذت چکھی اور یہ یقین رکھا کہ وہ کل اللہ کے پڑوس میں ہوں گے، جہاں نہ ان کی کوئی آواز ٹھکرائی جائے گی، نہ ان کے حظ و نصیب میں کمی ہوگی۔

إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ قَلَدَهُ مِصْرَ:

فَاخْفِضْ لَهُمْ جَنَاحَكَ، وَأَلِنْ لَهُمْ جَانِبَكَ، وَابْسُطْ لَهُمْ وَجْهَكَ، وَاسْبِغْ بَيْنَهُمْ فِي اللَّحْظَةِ وَالنَّظَرَةِ، حَتَّى لَا يَطْمَعِ الْعُظْمَاءُ فِي حَيْفِكَ لَهُمْ، وَلَا يَبْئَسَ الصَّعْفَاءُ مِنْ عَدْلِكَ عَلَيْهِمْ. فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُسْأَلُكُمْ مَعَشَرَ عِبَادِهِ عَنِ الصَّغِيرَةِ مِنْ أَعْمَالِكُمْ وَالْكَبِيرَةِ، وَالظَّاهِرَةِ وَالْمُسْتَوْرَةِ، فَإِنَّ يُعَذِّبُ فَاَنْتُمْ أَظْلَمُ، وَإِنْ يَغْفِرُ فَهُوَ أَكْرَمُ.

وَاعْلَمُوا عِبَادَ اللَّهِ! أَنَّ الْمُتَّقِينَ ذَهَبُوا بِعَاجِلِ الدُّنْيَا وَاجِلِ الْآخِرَةِ، فَشَارَكُوا أَهْلَ الدُّنْيَا فِي دُنْيَاهُمْ، وَلَمْ يُشَارِكُهُمْ أَهْلُ الدُّنْيَا فِي آخِرَتِهِمْ، سَكَنُوا الدُّنْيَا بِأَفْضَلِ مَا سَكِنَتْ، وَآكَلُوا بِأَفْضَلِ مَا أَكَلَتْ، فَحَظُّوا مِنَ الدُّنْيَا بِمَا حَظَّ بِهِ الْمُتَّقُونَ، وَأَخَذُوا مِنْهَا مَا أَخَذَهُ الْجَبَابِرَةُ الْمُتَكَبِّرُونَ، ثُمَّ انْقَلَبُوا عَنْهَا بِالزَّادِ الْمُبْلَغِ، وَالْمُنَجَّرِ الرَّابِحِ، أَصَابُوا الذَّلَّةَ زُهْدِ الدُّنْيَا فِي دُنْيَاهُمْ، وَتَيَقَّنُوا أَنَّهُمْ جِيرَانُ اللَّهِ غَدًا فِي آخِرَتِهِمْ، لَا تُرَدُّ لَهُمْ دَعْوَةٌ، وَلَا يَنْقُصُ لَهُمْ نَصِيبٌ مِنَ لَذَّةِ

تو اللہ کے بندو! موت اور اس کی آمد سے ڈرو اور اس کیلئے سروسامان فراہم کرو۔ وہ آئے گی اور ایک بڑے حادثے اور عظیم سانحے کے ساتھ آئے گی۔ جس میں یا تو بھلائی ہی بھلائی ہوگی کہ برائی کا اس میں کبھی گزرنہ ہوگا، یا ایسی برائی ہوگی کہ جس میں کبھی بھلائی کا شائبہ نہ آئے گا۔ کون ہے جو جنت کے کام کرنے والے سے زیادہ جنت کے قریب ہو؟ اور کون ہے جو دوزخ کے کام کرنے والے سے زیادہ دوزخ کے نزدیک ہو؟

تم وہ شکار ہو جس کا موت پیچھا کئے ہوئے ہے۔ اگر تم ٹھہرے رہو گے جب بھی تمہیں گرفت میں لے لے گی اور اگر اس سے بھاگو گے جب بھی وہ تمہیں پالے گی۔ وہ تو تمہارے سایہ سے بھی زیادہ تمہارے ساتھ ساتھ ہے۔ موت تمہاری پیشانی کے بالوں سے جکڑ کر باندھ دی گئی ہے اور دنیا تمہارے عقب سے تہہ کی جا رہی ہے۔ لہذا جہنم کی اس آگ سے ڈرو جس کا گہراؤ دور تک چلا گیا ہے، جس کی تپش بے پناہ ہے اور جس کا عذاب ہمیشہ نیا اور تازہ رہتا ہے۔ وہ ایسا گھر ہے جس میں رحم و کرم کا سوال ہی نہیں۔ نہ اس میں کوئی فریاد سنی جاتی ہے اور نہ کرب و اذیت اسے چھکارا ملتا ہے۔

اگر یہ کر سکو کہ تم اللہ کا زیادہ سے زیادہ خوف بھی رکھو اور اس سے اچھی امید بھی وابستہ رکھو، تو ان دونوں باتوں کو اپنے اندر جمع کر لو، کیونکہ بندے کو اپنے پروردگار سے اتنی ہی امید بھی ہوتی ہے جتنا کہ اس کا ڈر ہوتا ہے۔ اور جو سب سے زیادہ اللہ سے امید رکھتا ہے وہی سب سے زیادہ اس سے خائف ہوتا ہے۔

اے محمد ابن ابی بکر! اس بات کو جان لو کہ میں نے تمہیں مصر والوں پر کہ جو میری سب سے بڑی سپاہ ہیں، حکمران بنایا ہے۔ اب تم سے

فَاخَذَرُوا عِبَادَ اللَّهِ الْمَوْتَ وَ قُرْبَهُ، وَ  
 اَعَدُّوا لَهُ عُدَّتَهُ، فَاتَّهُ يَأْتِي بِأَمْرٍ عَظِيمٍ،  
 وَ خَطْبٍ جَلِيلٍ، بِخَيْرٍ لَّا يَكُونُ  
 مَعَهُ شَرٌّ أَبَدًا، أَوْ شَرٌّ لَّا يَكُونُ  
 مَعَهُ خَيْرٌ أَبَدًا، فَمَنْ أَقْرَبُ إِلَى  
 الْجَنَّةِ مِنْ عَامِلِهَا! وَ مَنْ أَقْرَبُ إِلَى  
 النَّارِ مِنْ عَامِلِهَا!

وَ أَنْتُمْ طَرَدَاءُ الْمَوْتِ، إِنْ أَقْبَضْتُمْ لَهُ  
 أَخَذَكُمْ، وَ إِنْ فَرَرْتُمْ مِنْهُ أَدْرَكَكُمْ،  
 وَ هُوَ الْزَمُّ لَكُمْ مِنْ ظِلِّكُمْ، الْمَوْتُ  
 مَعْقُودٌ بِنَوَاصِيكُمْ، وَ الدُّنْيَا  
 تُطْوَى مِنْ خَلْفِكُمْ. فَاخَذَرُوا  
 نَارًا فَعَرَّهَا بَعِيدٌ، وَ حَرَّهَا شَدِيدٌ، وَ  
 عَذَابُهَا جَدِيدٌ، دَارٌ لَيْسَ فِيهَا  
 رَحْمَةٌ، وَ لَا تُسْمَعُ فِيهَا دَعْوَةٌ، وَ لَا تُفْرَجُ  
 فِيهَا كُرْبَةٌ.

وَ إِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ يَشْتَدَّ خَوْفُكُمْ مِنَ  
 اللَّهِ، وَ أَنْ يَحْسُنَ ظَنُّكُمْ بِهِ، فَاجْمَعُوا  
 بَيْنَهُمَا، فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا مَا يَكُونُ حُسْنُ ظَنِّهِ  
 بِرَبِّهِ عَلَى قَدْرِ خَوْفِهِ مِنْ رَبِّهِ، وَ إِنْ أَحْسَنَ  
 النَّاسِ ظَنًّا بِاللَّهِ أَشَدَّهُمْ خَوْفًا لِلَّهِ.

وَ اعْلَمُوا - يَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ! - أَنَّ قَدْرَ  
 وَلِيَّتِكَ أَعْظَمَ أَجْنَادِي فِي نَفْسِي أَهْلَ مِصْرَ،

میرا یہ مطالبہ ہے کہ تم اپنے نفس کی خلاف ورزی کرنا اور اپنے دین کیلئے سینہ سپر رہنا، اگرچہ تمہیں زمانہ میں ایک ہی گھڑی کا موقع حاصل ہو۔ اور مخلوقات میں سے کسی کو خوش کرنے کیلئے اللہ کو ناراض نہ کرنا، کیونکہ اوروں کا عوض تو اللہ میں مل سکتا ہے مگر اللہ کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا۔

نماز کو اس کے مقررہ وقت پر ادا کرنا اور فرصت ہونے کی وجہ سے قبل از وقت نہ پڑھ لینا اور نہ مشغولیت کی وجہ سے اسے پیچھے ڈال دینا۔ یاد رکھو کہ تمہارا ہر عمل نماز کے تابع ہے۔

[اس عہد نامہ کا ایک حصہ یہ ہے]

ہدایت کا امام اور ہلاکت کا پیشوا، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا دوست اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن برابر نہیں ہو سکتے۔ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ: «مجھے اپنی اُمت کے بارے میں نہ مومن سے کھٹکا ہے اور نہ مشرک سے، کیونکہ مومن کی اللہ اس کے ایمان کی وجہ سے (گمراہ کرنے سے) حفاظت کرے گا اور مشرک کو اس کے شرک کی وجہ سے ذلیل و خوار کرے گا» (کہ کوئی اس کی بات پر کان نہ دھرے گا)، بلکہ مجھے تمہارے لئے ہر اس شخص سے اندیشہ ہے کہ جو دل سے منافق اور زبان سے عالم ہے، کہتا وہ ہے جسے تم اچھا سمجھتے ہو اور کرتا وہ ہے جسے تم برا جانتے ہو»۔

--☆☆--

فَأَنْتَ مَحْقُوقٌ أَنْ تُخَالَفَ عَلَى نَفْسِكَ، وَ أَنْ تُنَافِحَ عَنْ دِينِكَ، وَ لَوْ لَمْ يَكُنْ لَكَ إِلَّا سَاعَةٌ مِنَ الدَّهْرِ، وَ لَا تُسْخِطِ اللَّهَ بِرَضِي أَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ، فَإِنَّ فِي اللَّهِ خَلْفًا مِنْ غَيْرِهِ، وَ لَيْسَ مِنَ اللَّهِ خَلْفٌ فِي غَيْرِهِ.

صَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قَتَبَتْهَا الْمَوْتُ لَهَا، وَ لَا تُعْجَلْ وَ قَتَبَتْهَا لِفِرَاحٍ، وَ لَا تُؤَخِّرْهَا عَنْ وَ قَتَبَتْهَا لِاشْتِغَالٍ، وَ أَعْلَمْ أَنَّ كُلَّ شَيْءٍ مِنْ عَمَلِكَ تَبِعٌ لَصَلَوَاتِكَ.

[وَمِنْهُ]

فَأِنَّهُ لَا سَوَاءَ إِمَامٌ الْهُدَى وَ إِمَامٌ الرَّدَى، وَ وَلِيٌّ النَّبِيِّ وَ عَدُوٌّ النَّبِيِّ، وَ لَقَدْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي لَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي مُؤْمِنًا وَ لَا مُشْرِكًا، أَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَمْنَعُهُ اللَّهُ بِإِيمَانِهِ، وَ أَمَّا الْمُشْرِكُ فَيَقْبَعُهُ اللَّهُ بِشُرْكَهِ. وَ لَكِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ كُلَّ مُنَافِقٍ الْجَنَانِ، عَالِمِ اللِّسَانِ، يَقُولُ مَا تَعْرِفُونَ، وَ يَفْعَلُ مَا تُنْكِرُونَ».

-----☆☆-----